رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۲۵ | مورخہ ۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء | دوشنبہ | مطابق ۲۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

## فہرست مضامین





## مدینۃ المسیح

خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔ اور اس میں سلام کہنے کی تاکید فرمائی۔

یکم اکتوبر کو شیخ مسعود احمد صاحب بی اے کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح نے خانصاحب غلام محمد خان کی لڑکی حمیدہ بیگم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ضلع منٹگمری و ملتان میں دورہ کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ جو حساب کتاب کی پڑتال کے علاوہ تحریک چندہ بھی کرینگے۔ احباب ان کی امداد میں حصہ لیں ٭

## نامہ لنڈن

نوشتہ مولوی فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ ۸۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس ہفتہ میں تین خواتین اسلام لائیں۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔ ھذا من فضل ربی یؤتیہ من یشاء۔ تینوں تعلیم یافتہ۔ سنجیدہ اور صوفی مزاج ہیں ان میں سے ایک کا خط مندرجہ ذیل ہے۔ جس سے ان لوگوں کے اسلامی شوق کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

مسز ورن جو ایک نرس ہیں۔ تعلیم یافتہ اور صوفی طبع لیڈی ہیں۔ ایک خط میں مجھے لکھتی ہیں (ترجمہ خط) "آپنے اسلام پر جو مجھے کتاب دی تھی۔ وہ میں شکریہ کے ساتھ واپس کرتی ہوں۔ اور میں اسبات کا اظہار کرتی ہوں۔ کہ مجھے اس کتاب کے حرف حرف سے اتفاق ہے۔ یہ تعلیم کیا ہی خوبصورت ہے۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کے نام پر اپنے سروں کو زمین پر جھکا دیں۔ کیونکہ وہی ہمارا معبود ہے۔ وہی مالک۔ ہاں بلند آسمان وزمین سب اسی کے ہیں۔ جیسا کہ اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔ زمین وآسمان کا وہی نور ہے ٭

اسلام کے احکام عیسائیت کے مقابلہ میں بہت پابندیاں پیدا کرنیوالے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اطاعت اور عبادت بھی تو ایسی تابعداری کا نام ہے۔ اس کے بغیر مذہب بھی کیا ہوا؟ اسلام کی آواز بلند ہے۔ اور اپنے پیرووں پر پوری طرح حکومت کرتی ہے۔ اور ان کی زندگی کی ہر ایک شاخ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت دھیان میں رہے۔ نمازوں کا ایسا انتظام کر دیا ہے۔ کہ وہ بیچ بیچ میں وارد ہوتی ہیں۔ اور پہلے اس کے کہ دنیا کے کام میں انسان اللہ تعالیٰ کو بھولنا شروع کرے۔ دوسری نماز اور ذکر الٰہی کا وقت آجاتا ہے۔ یہ تعلیم نہایت ہی خوبصورت ہے۔ اور اس نے

میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ اور ان روحانی طاقتوں سے جو نماز اور روزے سے حاصل ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کو کچھ شک نہیں۔ کہ بہت بڑا حصہ ملنا چاہیئے۔ عیسائی لوگ تو روزے کے نام سے ڈرتے ہیں۔ اور اگر ان کو روزہ کا حکم دیا جائے تو غالباً دنیا کا تمام کاروبار بند کر کے بیٹھ رہیں۔ مسلمانوں کی طرح نہیں۔ کہ روزہ بھی ہے۔ اور پھر اپنا کام بھی برابر کر رہے ہیں۔

میں بچپن سے ہی عیسائی نہیں تھی میرے وہم میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ ایک شخص کی موت سے تمام دنیا کو نجات ہو جائے۔ نیز یہ تعلیم مسیح کے اقوال کے بھی خلاف ہے عیسائیت کے باقی اعتقادات بھی ایسے ہی نامعقول ہیں۔

میرا دل علم روحانیت کا پیاسا ہے۔ اور مجھی امید واثق ہے۔ کہ آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ آپ لوگ روحانی امور کو زیادہ صاف کر دیں۔

دوسرے لوگ جو ہائڈ پارک میں تقریریں کرتے ہیں۔ ان کے پاس روحانی بھوکوں کے لئے کوئی خوراک نہیں۔

آپ سب پر سلام ہو۔ دستخط مسز ورنن"

اس ہفتہ میں ایک کتاب بنام پین اسلام مصنفہ مسٹر بیری کی میری نظر پڑی۔ یہ کتاب سال رواں کے ماہ اپریل میں شایع کی گئی ہے۔ یہ ہوشیار اور بار یک بین مصنف جو عرب میں دیر تک رہا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ عیسائی مشنریوں کو اسلام کے خلاف شکست ہو چکی ہے۔ اور ان کو کبھی کامیابی نہیں ہوگی۔ اس لئے وہ کہتا ہے۔ کہ مشنری لوگوں کو چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کو خواہ مخواہ نہ ستائیں۔ کیونکہ اس سے عیسائیت پر مصیبت آئیگی۔ اور اسی ضمن میں ہمارے مشن کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جب اسلامی مشن لنڈن میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور انگریزوں کو مسلمان کر رہے ہیں۔ تو پھر تم لوگ مشرق میں جا کر کیا بنا رہے ہو۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ مشنری لوگوں سے چندہ لینے کے لئے مغرب اور خاص کر امریکہ میں اسلام کے متعلق جھوٹ شایع کرتے رہتے ہیں

یہ تو سب خوشی کی باتیں ہیں۔ لیکن ان باتوں سے حد سے زیادہ خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہاں لوگ اسلام کے نور سے بہت دور ہیں۔ ظلمات بعضہا فوق بعض

## نظم

# کوئی مشکل نہیں دنیا میں کہ آسان نہ ہو

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

ہائے وہ سر جو رہ یار میں قربان نہ ہو
وائے وہ سینہ کہ جو عشق میں بریان نہ ہو

حیف اس روح پہ جو مست رخ یار نہیں
تف ہے اس آنکھ پہ جو شوق میں گریان نہ ہو

دل یہ کہتا ہے اسی در پہ رما دی دھونی
نفس کہتا ہے کہ اٹھ مفت میں ہلکان نہ ہو

زندگی ایسی ہے انسان کی دنیا میں اگر
سینہ میں قلب نہ ہو قلب میں ایمان نہ ہو

آدمی وادی ظلمت میں بھٹکتا مر جائے
رہنمائی کا اگر عرش سے سامان نہ ہو

ہاتھ گر کام میں ہو دل میں ہو رب ارباب
کوئی مشکل نہیں دنیا میں کہ آسان نہ ہو

واعظا شرم سے مر جانے کی جا ہے صد حیف
لب پہ قرآن ہو پر سینہ میں قرآن نہ ہو

نخل ایمان پنپنے کا نہیں زاہد خشک
سینچے گر اسے گر چشمہ عرفان نہ ہو

چھوڑ کر راہ خدا راہ بتاں پر مت جا
عقل دی ہے تجھے اللہ نے نادان نہ ہو

نسل آدم ہے تو ابلیس کے پیچھے مت چل
بندہ رحمان کا بن بندہ شیطان نہ ہو

رحم کر ظلم نہ ڈھا آہ غریباں سے ڈر
کام وہ کر کہ جسے کر کے پشیمان نہ ہو

غیر ممکن ہے کہ طے راہ طریقت جب تک
جام اعمال نہ ہو بادہ ایمان نہ ہو

سر میں ہو جوش جنوں دل میں ہو عشق محبوب
خوف دوزخ نہ رہے خواہش رضوان نہ ہو

اب تو خواہش ہے وہاں جا کے لگائیں ڈیرا
دیکھنے کو بھی جہاں صورت انسان نہ ہو

دل میں اک آگ ہے اور سینہ مرا غم سے تپاں
وائے قسمت اگر اس درد کا درمان نہ ہو

ہوں گنہگار سہی ہوں تو ترا ہی بندہ
مجھ سے ناراض ترے صدقہ مری جان نہ ہو

یاس اک نہر ہے بیچ اس کے ہے تشبیر عاصی
فضل ہو جائیگا اللہ کا پریشان نہ ہو

## وی پی الفضل کے

احباب کو اطلاع ہے کہ اب ہر وی پی پیکٹ رجسٹری ہو کر جاتا ہے جس پر ہمیں علاوہ محصول ڈاک ۲/ کا ٹکٹ رجسٹری کے لئے لگانا پڑتا ہے اور کمیشن منی آرڈر الگ۔ گویا ہر خریدار کو چھ روپے ادا کرنے کے لئے چھ روپے چار آنے دینے پڑتے ہیں اور تین روپے کے لئے تین روپے تین آنے۔ اگر خریدار صاحبان بذریعہ منی آرڈر خود بخود قیمتیں بھیج دیا کریں تو ۳/ زائد خرچ نہ ہو۔ اور ہم بھی وی پی کی روانگی کی زحمت سے بچ جائیں۔ جس کیلئے ہر مہینے آٹھ دس روز کے لئے دگنا کام کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر باایں ہمہ محنت۔ بعض وی پی رستے میں ہی رہ جاتے ہیں۔ اور انکی قیمتیں چھ چھ ماہ تک وصول نہیں ہوتیں۔

بہرحال اب جن دوستوں کی قیمت الفضل ماہ ستمبر میں ختم ہو گئی ہے انکے نام ہر یا ۱۱۔ اکتوبر کا الفضل وی پی ہو گا۔ جو صاحب وی پی

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دار الامان - ۴- اکتوبر ۱۹۲۰ء

# اخبار "وکیل" اور تحریک خلافت

(٭٭)

مسٹر ولوبی کے قتل کے واقعہ کو تحریک خلافت کا ایک تلخ ثمر ثابت کرتے ہوئے ہم نے جو مضمون لکھا تھا۔ اسے اخبار "وکیل" نے "نامعقول اجتہاد" قرار دیکر اپنی تائید اور تحریک خلافت کی بریت میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی تھی۔ کہ لیڈران خلافت عام طور پر جبر و تشدد اور قتل و خونریزی سے پرہیز کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ اور مہاتما گاندہی کے اصول ترک موالات کا مفاد ہی یہی ہے۔ کہ خود تکلیفیں اُٹھاؤ۔ مگر کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ گویا "وکیل" نے لیڈران خلافت کی تلقین کو عموماً اور "مہاتما گاندہی کے اصول ترک موالات" کو خصوصاً اسبات کا ضامن قرار دیا تھا کہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی شخص تحریک خلافت کی وجہ سے قتل و خونریزی کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ دیکھ کر ہماری حیرانی اور تعجب کی کوئی حد نہیں رہی۔ کہ جب ہم نے "وکیل" کو جواب دیتے ہوئے نہ صرف قاتل کے اپنے اقبال سے بلکہ صوبہ متحدہ کے حاکم اعلیٰ اور مسٹر گاندھی کے اپنے بیان سے ثابت کر دیا۔ کہ ان کی بھی اس قتل کے متعلق وہی رائے ہے۔ جو ہم نے ظاہر کی ہے۔ تو اس نے اپنے ۲۴- ستمبر کے پرچہ میں لکھ دیا ہے کہ:۔

"الفضل قادیان کو اصرار ہے کہ مسٹر ولوبی کا قتل تحریک خلافت ہی کا تلخ ثمر ہے۔ اپنی تائید میں وہ صوبہائے متحدہ کے حاکم اعلیٰ اور مہاتما گاندہی کے خیالات کو پیش کرتا ہے۔ لیکن ہم اس بارہ میں ان دونوں میں سے کسی کے خیالات کو بھی سند نہیں مان سکتے۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ حکام اعلیٰ کے خیالات بھی بسا اوقات غلط اطلاعات پر مبنی ہی ہوتے ہیں۔ اور کیا یہ ضروری ہے کہ مہاتما گاندہی کی رائیں ہمیشہ صحیح ہی ہوں۔"

مگر کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ کہ وہ "مہاتما گاندہی" جن کے "اصول ترک موالات" کو پیش کر کے "وکیل" نے تحریک خلافت کے چہرہ سے مسٹر ولوبی کے خون کا دھبہ دھونے کی کوشش کی تھی۔ انہی کے ایک قول کو جب ہم نے اسکے سامنے پیش کیا ہے۔ تو وہ اس کو درست و صحیح ماننے سے صاف انکار کر دیتا ہے۔ اور کہدیتا ہے۔ ضروری نہیں کہ مہاتما گاندھی کی رائیں ہمیشہ صحیح ہی ہوں۔ یہ بالکل درست۔ لیکن اگر "وکیل" مسٹر ولوبی کے قتل کے بارے میں مسٹر گاندہی کو باوجود تحریک خلافت کا سب سے بڑا لیڈر ماننے کے اس صفائی کے ساتھ پرے بٹھا سکتا ہے۔ اور ان کی رائے کو بغیر کوئی وجہ بتائے غلط قرار دیسکتا ہے۔ تو پھر اُسے یہ بھی یقین کر لینا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ جو مسٹر گاندہی کے اصول "ترک موالات" کے اس مفاد کو کہ "کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ" غلط قرار دیکر اور لیڈران خلافت کی "جوشیلی تقریروں" اور "ناگفتنی باتوں" سے مشتعل ہو کر بآسانی پیٹھ پیچھے پھینک سکتے ہیں۔ اور جو ان کے جی میں آئے کر سکتے ہیں ؎

پھر ہم پوچھتے ہیں۔ اگر اس بارے میں مسٹر گاندہی کی رائے قابل سند نہیں۔ اور "وکیل" واقعی طور پر یہ خیال رکھتا ہے کہ مسٹر گاندہی کی رائیں ہمیشہ صحیح نہیں ہوتیں تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس نے آج تک مسلمانوں کو مسٹر گاندہی کی ہر ایک رائے اور خیال کی اندھا دھند تقلید کرتے ہوئے دیکھ کر کبھی آواز نہیں اُٹھائی۔ اور نہ کبھی کسی غلط رائے سے آگاہ کر کے اسپر چلنے سے روکا ہے۔ اسوقت تک مسلمان جس طرح بلا چون و چرا مسٹر گاندہی کے پیچھے چل رہے ہیں۔ اور جدھر وہ لیجانا چاہتے ہیں۔ کان دبائے جا رہے ہیں۔ اس کو مد نظر رکھ کر اور اسپر "وکیل" کی خاموشی کو دیکھ کر ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ جس طرح دوسرے مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ مسٹر گاندہی کی کوئی رائے غلط نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح "وکیل" بھی یہی سمجھتا ہے

لیکن اگر اس کا یہ خیال نہیں ہے۔ اور اس نے اپنی غلط رائے کی پچ کرتے ہوئے حادثہ کھیری کی حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے مسٹر گاندہی کی رائے کو نہیں ٹھکرا دیا۔ تو ہم بڑے شوق کے ساتھ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مسٹر گاندہی نے تحریک خلافت میں مسلمانوں کی راہ نمائی کرتے ہوئے جس قدر رائیں ظاہر کی ہیں۔ ان میں سے کون کون سی "وکیل" کے نزدیک غلط اور نادرست ہیں۔ اور تحریک خلافت کے بارے میں اسوقت تک انہوں نے جسقدر خیالات بیان کئے ہیں۔ انہیں سے کن کن کو وہ بطور سند نہیں مانتا۔ اگر "وکیل" نے مسٹر گاندہی کے اس قسم کے چند ایک ہی خیالات اور رائیں پیش کر دیں۔ تو ہم سمجھینگے۔ اسے یہ کہنے کا حق ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ مہاتما گاندہی کی رائیں ہمیشہ صحیح ہی ہوں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ حادثہ کھیری کے بارے میں مسٹر گاندہی کے خیال کو سند نہ ماننا اور انکی رائے کو غلط قرار دینا محض اسوجہ سے ہے۔ کہ یہ "وکیل" کی ذاتی رائے کے خلاف ہے۔ نہ کہ اصل واقعہ کے خلاف۔

"وکیل" نے صوبہ متحدہ کے لفٹنٹ گورنر سر ہارکورٹ بٹلر صاحب کی اس رائے کا جو انہوں نے مسٹر ولوبی کے قتل کے متعلق ایک عام جلسہ میں ظاہر فرمائی۔ یہ کہکر انکار کر دیا ہے۔ کہ "حکام اعلیٰ کے خیالات بھی بسا اوقات غلط اطلاعات پر مبنی ہوتے ہیں"۔ ہمیں اس اصل کے ماننے سے انکار نہیں۔ لیکن اس بات کا کیا ثبوت کہ "وکیل" بلا دلیل جو کچھ کہے۔ وہ تو درست ہو لیکن حاکم اعلیٰ کے خیالات جن کی تصدیق مجرم کے اپنے بیان سے مسٹر گاندہی کی رائے سے اور دیگر مسلمانوں کے خیال سے ہو رہی ہو۔ وہ نادرست ہو جائیں۔ ہم نے "وکیل" سے دریافت کیا تھا۔ اور اب پھر پوچھتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے خیال کے مقابلہ میں نہ قاتل کے بیان کو صحیح ماننے کے لئے تیار ہے۔ نہ دوسرے مسلمانوں کے یقین کو صحیح قرار دیتا ہے۔ نہ لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کی رائے کو درست سمجھتا ہے۔ اور نہ مسٹر گاندہی کے بیان کو سند مانتا ہے تو پھر اس کا فرض ہے۔ کہ مسٹر ولوبی کے قتل کی اصل وجہ بتائے۔ اور ثابت کرے۔ کہ قاتل نے کیوں کیسی نیت سے اور کس غرض سے اس قتل کا ارتکاب کیا۔ کیا اسے ڈپٹی کمشنر سے کوئی پرانی عداوت تھی۔ یا اس کا مال لوٹنا چاہتا تھا۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی وجہ نہیں اور برخلاف

اس کے ان بیانات سے جو ملزموں نے دئے ہیں۔ ایک ایسی باقاعدہ اور مرتب شدہ سازش کا پتہ ملتا ہے۔ جو تحریک خلافت کی وجہ سے کئی دن قبل کی گئی۔ تو پھر اس سے انکار کرنا انصاف وعدالت سے کام لینا نہیں ہے۔ بلکہ انصاف یہ ہے کہ اس کا اعتراف کر لیا جائے۔ اور آئندہ اس قسم کے واقعات کا سدباب کرنے کی کوشش کی جائے۔

"وکیل" کو مسٹر گاندھی کے وہ الفاظ سمجھنے میں غلطی لگی ہے یا اس نے دیدہ دانستہ انہیں نظرانداز کر کے ان کی بجائے اور کا حوالہ دیدیا ہے۔ جو ہم نے خاص طور پر اس امر کے ثبوت میں پیش کئے تھے۔ کہ مسٹر ولوبی کے قتل سے جو نتیجہ ہم نے اخذ کیا ہے۔ وہی ایک دوسرے رنگ میں مسٹر گاندھی نے نکالا ہے۔ اب ہم پھر "وکیل" کی توجہ ان الفاظ کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ جو یہ ہیں:

"اس (قتل) سے دوسرے درجہ پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مسئلہ خلافت کی بے انصافی کا رنج لوگوں کے دلوں میں گہرا جم چکا ہے۔ اور زمانہ کا اثر اس داغ کو مٹانے کی بجائے اسے اور زیادہ گہرا کرتا جائیگا۔"

ان الفاظ میں صاف طور پر مسٹر گاندھی نے اس قتل کو اسی رنج کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ جو ان کے نزدیک "مسئلہ خلافت کی بے انصافی" کا "لوگوں کے دلوں میں گہرا جم چکا ہے" اور انہی الفاظ کو پیش کر کے ہم نے لکھا تھا کہ "ان میں بھی وہی بات کہی گئی ہے۔ جو الفضل نے کہی تھی۔"

لیکن افسوس ہے۔ وکیل نے ان کو بالکل نظرانداز کرتے ہوئے جہاں یہ لکھ دیا کہ:۔

"مہاتما گاندھی کے جس فقرہ کو "الفضل" نے بطور دلیل پیش کیا۔ اس سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ مسٹر ولوبی کے قتل کو تحریک خلافت کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ وہ تو صرف یہ کہتے ہیں کہ بہت سے مسلمان اس جرم کو ایک مقدس فعل اور ایک شہید کی شان کے شایاں تصور کرتے ہیں۔"

وہاں ہمارے متعلق بڑی جرأت سے یہ بھی کہہ دیا کہ:۔

"الفضل مہاتما سے کیوں وہ بات منسوب کرتا ہے جو انہوں نے نہیں کہی۔"

گویا وکیل نے اپنے الفاظ میں مسٹر گاندھی کے جس فقرہ کا حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے صرف وہی کہا ہو۔ اس کے سوا کچھ نہیں فرمایا۔ اور الفضل نے ایک ایسی بات ان کی طرف منسوب کی ہے۔ جو انہوں نے نہیں کہی۔ لیکن مسٹر گاندھی کا وہ فقرہ جو ہم اوپر نقل کر آئے ہیں۔ اور جو پہلے مضمون میں بھی درج کیا گیا تھا۔ وکیل کی ان دونوں باتوں کو رد کر رہا ہے۔ اور صاف طور پر بتا رہا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی نے وہی الفاظ نہیں کہے۔ جو صرف کے ساتھ وکیل نے پیش کئے ہیں۔ بلکہ اور بھی کہے ہیں۔ اور الفضل نے انکی طرف وہی بات منسوب کی ہے۔ جو انہوں نے ان الفاظ میں فرمائی ہے۔ اور وکیل نے خواہ مخواہ الفضل کے متعلق غلط بیانی کی ہے۔

معلوم نہیں وہ اخبار جو اپنا منصب دوسروں کو "انصاف وعدالت سے کام" لینے کا سبق سکھانا سمجھتا ہے۔ وہ خود کیوں ایک معمولی سی بات کے متعلق عدل وانصاف کو ہاتھ سے دے بیٹھتا ہے۔ اور دیدہ دانستہ ناانصافی کا مرتکب ہوتا ہے۔

"وکیل" نے ہمارے مضمون کے جواب میں چند سطور سے زیادہ نہ لکھ سکنے کے متعلق یہ عذر پیش کیا ہے کہ:۔

"الفضل" نے اس موضوع پر پورے آٹھ کالم سیاہ کئے ہیں۔ لیکن "وکیل" اسلامی تحریکوں کو بدنام کرنے کی بحث کو اس قدر ضروری نہیں سمجھتا۔ کہ وہ بھی الفضل کی تقلید کرے۔"

لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ وکیل نے پہلے کیوں "اسلامی تحریکوں کو بدنام کرنے کی بحث" کو چھیڑا۔ اور کیوں اپنے طول طویل کالم سیاہ کئے۔ اب اسے یہ بات یاد آئی ہے۔ جب اسی کی تحریک پر ناقابل تردید دلائل سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ مسٹر ولوبی کا قتل تحریک خلافت کے ثمرات میں سے ایک ثمر ہے۔ خیر ہم بھی اسے زیادہ مجبور کرنا نہیں چاہتے۔ اگر وہ خاموش ہو رہنا ہی مناسب سمجھتا ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ اصل حقیقت کا اعتراف کر کے اس بات کی کوشش کرتا کہ بیچارے عوام ان لوگوں کے پھندے میں نہ آئیں۔ جو انہیں اپنی ناگفتنی باتوں سے مشتعل کر دیتے ہیں۔

---

# کیا گورنمنٹ نے مذہبی معاملہ میں دست اندازی کی ہے

اخبار سیاست لاہور کے ان مضامین کی وجہ سے جنہیں اس نے اعلیحضرت حضور نظام دکن کی شان میں نہایت نامناسب الفاظ استعمال کئے تھے۔ گورنمنٹ پنجاب نے اس مطبع کی جسمیں وہ چھپتا تھا۔ ضمانت ضبط کر لی ہے۔

اس کے متعلق انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سابق سکرٹری اور حال ممبر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ "گورنمنٹ نے سیاست کے معاملہ میں سخت غلطی کھائی ہے۔ اور ہمارے ایک مذہبی معاملے میں خواہ مخواہ دست اندازی کی ہے۔"

ہم نہیں سمجھتے۔ گورنمنٹ کا ایک ایسے اخبار کی ضمانت ضبط کرنا جو ایک نہایت واجب الاحترام والیٔ ملک کی شان میں لغوگوئی سے کام لیتا ہے۔ کیونکر ایک مذہبی معاملہ میں دست اندازی کہلا سکتا ہے۔ کیا ان لوگوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے دنیوی یا دینی طور پر اعزاز بخشا ہو۔ بیہودہ اور ہتک آمیز طریق سے مخاطب کرنا اور ان کی تحقیر وتذلیل کی کوشش کر کے ان کے متعلق عوام میں نفرت اور حقارت کے جذبات پیدا کرنا کوئی مذہبی اور دینی کام ہے۔ کہ اس سے روکنے کے لئے جو کارروائی کی جائے۔ وہ مذہبی معاملہ میں دست اندازی ہوتی ہے۔ اسلام ہرگز اس بات کو جائز اور روا نہیں رکھتا۔ کہ واجب الاحترام اشخاص کی تذلیل اور تحقیر کی جائے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم گورنمنٹ کے فعل کو ہرگز مذہبی معاملہ میں دست اندازی نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ کوئی اور ایسا شخص کہہ سکتا ہے۔ جو مذہب اسلام کو اپنے ذاتی اور نفسانی خیالات کے مقابلہ میں زیادہ قابل وقعت سمجھتا ہے۔

تعجب ہے۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے کیوں گورنمنٹ کے ایک ایسے انتظامی فعل کو ایک پبلک جلسہ میں مذہبی رنگ چڑھانے کی کوشش کی ہے۔ جس کا عمل میں لانا حضور نظام کی کثیر التعداد رعایا اور ہوا خواہوں کے جذبات واحساسات کا خیال کر کے نہایت ضروری تھا۔ اس کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ جس طرح مولوی محمد علی صاحب نے

خلافت ٹرکی کے سوال کو مذہبی حیثیت میں پیش کر کے گورنمنٹ کے خلاف عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے بھی ایک معمولی سی بات کو خواہ مخواہ "مذہبی معاملہ میں دست اندازی" قرار دے کر عوام کو بھڑکانا چاہا ہے۔ جو کہ نہایت ہی افسوسناک کوشش ہے۔ کیونکہ اسی قسم کی کوششیں آجکل ملک میں شور و شر اور بدامنی کا باعث ہو رہی ہیں۔

قبل اس کے کہ ہم اس مضمون کو ختم کریں۔ جناب ڈاکٹر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر فی الواقع وہ سیاست کی ضمانت ضبط کرنے کو مذہبی معاملہ میں دست اندازی سمجھتے ہیں۔ تو کیا اس کے مقابلہ میں وہ سٹیج پر کھڑے ہو کر عوام کو اشتعال دلانا ہی جانتے ہیں۔ یا عملی طور پر بھی کچھ کرینگے۔ ممکن ہے۔ وہ اس بارے میں اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب سے مشورہ کر رہے ہوں۔ لیکن جس قدر جلدی ہو سکے۔ انھیں اپنی اس کارروائی سے پبلک کو آگاہ کر دینا چاہئیے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے مذہبی معاملہ میں دست اندازی کو روکنے کے لئے وہ کرنیوالے ہوں۔

## کیا کانگریس نے صرف کونسلوں کو بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا؟

لالہ لاجپت رائے صاحب نے اس سوال کے جواب میں کہ:۔

"کونسے پولیٹیکل لیڈر کی بات مانیں۔ کیونکہ لیڈروں میں ابھی تک پورا اتفاق نہیں ہے۔ مالوی جی جیسے بزرگوار لوگوں کو کونسل میں جانے کی ہدایت کرتے ہیں گاندھی جی برخلاف اس کے کہتے ہیں کہ کونسلوں کو بائیکاٹ کیا جائے"

لکھا ہے کہ:۔

"میری رائے میں لوگوں کو نہ مالوی جی کا کہنا ماننا چاہئیے نہ گاندھی جی کا۔ بلکہ کانگریس کے حکم کی تعمیل کرنی چاہئیے۔ بہت سے بحث مباحثہ کے بعد کانگریس نے جو فیصلہ کر دیا ہے۔ وہ فیصلہ ملک کے لئے آخری فیصلہ ہے"

لیکن سوال یہ ہے کہ کانگریس نے بہت سے بحث و مباحثہ کے بعد جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ صرف یہ نہیں ہے کہ کونسلوں کو بائیکاٹ کیا جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ مسٹر گاندھی کے مجوزہ پروگرام کے مطابق گورنمنٹ سے قطع تعلق کر لیا جائے جس میں کونسلوں کو بائیکاٹ کرنے کے علاوہ خطابات کا ترک کرنا۔ سرکاری امدادی سکولوں اور کالجوں، سرکاری مجلسی تقریبوں اور غیر ملکی مال کا بائیکاٹ کرنا اور وکیلوں کا آہستہ آہستہ اپنی پریکٹس چھوڑنا بھی شامل ہے۔ لیکن لالہ صاحب خود اس پروگرام سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے فرما چکے ہیں کہ:۔

"میں مسٹر گاندھی کے مجوزہ پروگرام کی تائید میں نہیں ہوں۔ اور ایمانداری کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اسکولوں سے طلبا کا نکالنا اور وکلا کا وکالت ترک کرنا ملک کے مفاد کے منافی ہے"

پس جبکہ وہ خود کانگریس کے فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اس سارے فیصلہ میں سے صرف وہی بات منظور کر رہے ہیں۔ جس کے حق میں ہونے کا اعلان وہ کانگریس کے فیصلہ سے پہلے ہی کر چکے تھے تو پھر وہ دوسروں کو کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ کانگریس کا فیصلہ ملک کے لئے آخری فیصلہ ہے۔ اس لئے وہ کونسلوں کو بائیکاٹ کرنے کے حق میں ہو جائیں۔ اگر لالہ صاحب کے نزدیک فی الواقعہ کانگریس کا فیصلہ ملک کے لئے آخری فیصلہ ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ عدم تعاون کے مجوزہ پروگرام کو جسے کانگریس نے منظور کیا ہے۔ تمام کا تمام منظور کریں۔ نہ کہ اپنے مطلب کی بات اس سے لے لیں۔ ورنہ ہر ایک شخص کا حق ہو گا کہ اگر وہ ایمانداری کے ساتھ یقین کرتا ہے۔ کہ کونسلوں کو بائیکاٹ کرنا ملک کے مفاد کے منافی ہے تو وہ بھی انہی کی طرح کانگریس کے فیصلہ کو بالائے طاق رکھ کر اس سے اختلاف ظاہر کرے اور لالہ صاحب کو کوئی حق نہ ہو گا کہ اسکے سامنے کانگریس کے فیصلہ کو رکھیں۔

## مولوی محمد علی صاحب خسران و تباب میں

جیسا کہ ہم نے قبل از وقت لکھ دیا تھا۔ پیغام کے ایڈیٹر صاحب بھی رخصت ہو گئے۔ جنھیں اعتقادی طور پر بہت سی قربانیاں کرنے کے بعد ادارت پیغام کا منصب نصیب ہوا تھا۔ اور اب پھر وہی پہلے کا ژولیدہ بیان و دیا رتھی صاحب تشریف لے آئے ہیں جنھیں پہلے بیک بینی و دو گوش دفتر پیغام سے باہر کر دیا گیا تھا انھوں نے اپنا پاؤں جمانے کے لئے آتے ہی مولوی محمد علی صاحب کی خاص شان سے مدح سرائی شروع کر دی ہے لیکن برا ہو جہالت اور کم عقلی کا جو ان نادان دوستوں سے ذرا افضل اکرا کی وہ احباب جنھیں اس اختلاف کے جس کے بانی غیر مبائع ہیں ابتدائی واقعات یاد ہیں انہیں اس بات کا بھی خوب علم ہو گا کہ اسوقت ان لوگوں نے مبائعین کو اپنی نسبت کم تعداد میں ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اور تو اور خود مولوی محمد علی صاحب نے ہم سے مطالبہ کیا تھا کہ اگر جماعت کا کثیر حصہ بیعت کر چکا ہے تو فہرست شائع کرو۔ انکی جواب میں ہماری طرف سے بہت کچھ لکھا گیا۔ لیکن پیغامی اپنی ہی بات پر اڑے رہے۔

مگر اب ایڈیٹر پیغام نے مولوی محمد علی صاحب کی بیکسی اور بے بسی کا رونا روتے ہوئے اور انہیں امام حسین کے نقش قدم پر چلنے والا قرار دیتے ہوئے خود تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ہم جو یہ کہتے تھے۔ کہ ان لوگوں کے ساتھ جماعت احمدیہ میں سے چند نفوس سے زیادہ نہیں ہیں وہ درست اور صحیح تھا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مولوی محمد علی اگر اس بیکسی کے عالم میں اپنی زندگی کے آئندہ حالات پر غور کرتا تو سوائے خسران اور تباب کے کچھ نظر نہ آسکتا تھا۔ بلاشبہ مخالف اپنے اس دعوے میں سچا تھا۔ کہ اس (مولوی محمد علی صاحب) کی معیت میں چند نفوس کے بغیر اور کچھ نہیں" (پیغام ۲۶ ستمبر)

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ابتدا میں غیر مبائعین اپنے کثیر ہونے کا جو دعوے کرتے تھے وہ بالکل جھوٹا اور لغو تھا۔ اور محض اپنے دل کو تسلی دینے اور "خسران اور تباب" سے بچنے کی وجہ سے تھا۔ اب وہ وقت تو گذر گیا۔ لیکن ہم صاف اور کھلے طور پر کہیں گے۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اب بھی نہ صرف اپنے آئندہ حالات پر بلکہ گذشتہ واقعات پر غور کرینگے۔ تو انہیں سوائے خسران اور تباب کے کچھ نظر آئیگا۔ کیا وہ جانتے نہیں کہ اس عرصہ میں انکے ساتھ کتنے لوگ شامل ہوئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں کسقدر داخل ہوئے ہیں۔ کیا انہیں علم نہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے کسقدر دور اور نفور ہو چکے ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچتے کھینچتے خود ان میں کسقدر جذب ہو چکے ہیں۔ اگر یہ سب باتیں وہ جانتے ہیں اور انہیں جاننا چاہئیں تو پھر اس امر کے تسلیم کرنے میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ انہیں سوائے خسران اور تباب کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اگر یہ بات نہیں تو وہ ذرا اس کامیابی اور بامرادی کو تو پیش کریں۔ جو انہیں اس عرصہ میں

# خطبۂ جمعہ

## انعام پانیوالوں کے کام کرو اگر انعام چاہتے ہو

از مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب

۱۷ ستمبر ۱۹۲۰ء

تلاوت سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا:-

**خدا کا جلوہ**

اس سورہ کی ابتدا میں خدا تعالیٰ نے چند صفات بیان فرمائے ہیں۔ میں نے اپنے پچھلے کسی خطبہ جمعہ میں صفات الٰہی کے ذکر کے فوائد بتائے تھے۔ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس کو جسمانی اور ظاہری آنکھیں دیکھ سکیں۔ وہ باوجود قریب ہونے کے دور ہوتا ہے اور وہ ایک ایسی ہستی ہے۔ کہ اپنے جس بندے پر ظاہر ہونا چاہے۔ اس کو خود باطنی آنکھیں دیتی ہے۔ ان آنکھوں سے وہ اس کی تجلیات کو ملاحظہ کرتا ہے۔ اور جس کو یہ آنکھیں ملتی ہیں۔ صفات الٰہی کے مطالعہ سے ہی ملتی ہیں۔ وہ الفاظ ہی منہ سے نہیں نکالتا۔ بلکہ جب وہ رب کہتا ہے۔ تو محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کی ربوبیت اپنا کام کر رہی ہے۔ جس طرح آپ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ کہ آگ جلا دیتی ہے۔ اسی طرح یہ یقین ہونا چاہئے کہ خدا کی ربوبیت اپنا اثر ڈال رہی ہے۔ پس انسان کو رب رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین کا یقین ہونا چاہیئے۔ پہلے انسان خدا سے دور ہوتا ہے۔ مگر ان صفات کے مطالعہ کے بعد اس کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ اور غائب سے مخاطب بنا لیتا ہے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین پکار اٹھتا ہے۔ اسی طرح وہ صفات کے مطالعہ کے بعد خدا کے دربار میں حاضر ہو جاتا ہے۔ اور گویا اس کو خدا نظر آ جاتا ہے *

**ہم رنگی ہی پسندیدہ ہے**

دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک آقا اپنے رنگ اور خو بو کے خدام اور غلاموں کو پسند کرتا ہے۔ ڈاکوؤں کا سردار اپنے ماتحت ویسے ہی لوگوں کو رکھیگا۔ جو ڈاکہ ڈالنے میں کمال ہشیار ہوں گے اسی طرح جو نیک لوگ ہوں گے۔ وہ اپنے ماتحت اپنی خدمت میں اچھے لوگوں کو رکھینگے۔ دیکھو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہ تھے۔ اور خدا کے نبی بھی تھے۔ ان کے خدام اور غلام چور اور ڈاکو نہیں ہو سکتے تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار اپنی غیر حاضری میں اپنے پیچھے پر اپنے جیسے ہی آدمی کو مقرر کریگا۔ یہ نہیں کہ کسی نیک دل خدا ترس شخص کو مقرر کر دے۔ اسی طرح حضرت داؤد یا حضرت سلیمانؑ اگر کسی شخص کو اپنا کسی امر میں جانشین بنانا پڑتا تھا۔ یا آپ اپنی فوج کا کسی کو افسر مقرر کرتے تھے۔ تو وہ اسی رنگ کا ہوتا تھا۔ جس رنگ کے وہ خود ہوتے تھے۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ہر شخص بالطبع اپنے ہم رنگ لوگوں کی طرف مائل ہوتا ہے *

سورہ فاتحہ میں خدا تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ میں رب ہوں۔ رحمٰن ہوں۔ رحیم ہوں۔ سب کی پرورش کرتا ہوں صرف مومنوں کی ہی ربوبیت نہیں کرتا۔ بلکہ پرورش سب کی میرے ذمہ ہے۔ ہاں جو لوگ مجھ پر ایمان لائینگے اور میرے احکام کی پیروی کریں گے۔ ان پر خاص فضل ہونگے مگر ایمان نہ لانے کا یہ نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ایسے لوگوں کو بھوکا مار دیا جائے۔ پس خدا تعالےٰ اپنے بندوں میں سے کن کو پسند کریگا۔ ان کو جو بقدر اپنی طاقت اور وسعت کے خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ربوبیت کریں۔ اور اس میں کوتاہی نہ کریں۔ دیکھو خدا تعالےٰ جس طرح اپنے نیکوں کو رزق دیتا ہے۔ اسی طرح دہریوں کو بھی رزق سے محروم نہیں رکھتا۔ خدا کے سورج۔ چاند۔ پانی۔ ہوا وغیرہ اشیاء سے مومن ہی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ بلکہ ہر ایک شخص ان سے فائدہ اٹھاتا ہے *

**الٰہی صفات جذب کرو**

اگر لوگ اللہ کے مقرب ہونا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ وہ خدا کی صفت ربوبیت کو اپنے اندر پیدا کریں۔ اس سے ہم خدا کے مقرب ہو سکتے ہیں۔ اور اس ورثہ کو پا سکتے ہیں۔ جو ہمارے باپ آدم کو ملا تھا۔ اور جس کے لئے کہا گیا تھا۔ کہ انی جاعل فی الارض خلیفہ آدم کو جو خلافت الٰہی ملی ہم اس خلافت کو پا سکتے ہیں اگر ان صفات کو اپنے اندر پیدا کریں۔ پھر اس سورۃ میں دوسری رحمٰن اور تیسری رحیم صفت بتائی ہے۔ رحمٰن وہ ہستی ہے۔ جو بے مانگے فائدہ پہنچائے۔ اس کے مطابق مقرب الٰہی وہ انسان ہو سکتا ہے۔ جو بقدر طاقت رحمانیت اپنے اندر پیدا کرے۔ تمام خلق کو اس سے فائدہ پہنچے۔ مثلاً امر بالمعروف کرتا ہے۔ کوئی اس کو نہیں کہتا۔ کہ یہ وعظ کرے۔ مگر یہ خدا کی بات سناتا ہے۔ اس لئے اس کا یہ فائدہ پہنچانا بھی رحمانیت کے ماتحت ہے۔ کیونکہ یہ اپنے وعظ کی کوئی مزدوری کسی سے نہیں مانگتا۔ بعض لوگ مسافروں کیلئے پانی کی سبیلیں لگاتے ہیں۔ سرائیں بناتے ہیں۔ جن سے عام لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح رحمانیت کے ماتحت جو لوگ کچھ کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے انعامات پاتے ہیں۔ چاہیئے کہ تمام لوگ اپنے اندر اس صفت کو پیدا کریں۔ تا کہ ان کو بھی خدا کا قرب حاصل ہو *

**خدا کے اخلاق سے حصہ پانیوالی جماعت**

ہر ایک وقت میں خاص خاص جماعتیں ہوا کرتی ہیں۔ جن کا اولین فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ ان صفات کی مظہر ہوں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت اپنے وقت میں خاص جماعت تھی۔ اس نے کامل طور پر دکھا دیا۔ کہ وہ ان صفات الٰہی کی مظہر ہے۔ جب مکہ سے ہجرت کر کے صحابہ مدینہ گئے۔ تو مدینہ کے مسلمانوں نے جن کو انصار کہا جاتا ہے۔ اپنی جائدادیں اور ہر ایک عزیز سے عزیز چیز ان کے سامنے رکھدی اور وراثت نصف نصف تقسیم کر دی۔ جب فتوحات ہوئیں۔ تو خود مہاجرین ان سے علیحدہ ہوئے۔ ورنہ انصار نے ان سے کسی چیز کو بچا کر نہیں رکھا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ تاریخ ہمیں ان کی ترقی جیسی کسی قوم کی ترقی کی مثال نہیں بتاتی۔ یہ ترقی یہ عروج نتیجہ تھا۔ ان کے ایثار کا اور اتحاد کا پس یہ لازمی بات ہے۔ کہ شخصی خوبیوں سے شخصی فوائد حاصل ہوا کرتے ہیں۔ اور قومی خوبیوں سے قومی فوائد بنتے ہیں *

**ہماری حالت**

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ نور الدینؓ ہم میں ایک شخص تھا۔ جو اپنے اندر ان صفات کو رکھتا تھا۔ لیکن ایک نور الدینؓ سے قومی فوائد نہیں حاصل ہو سکتے۔ وہ تبھی ہونگے۔ جب ہر ایک شخص نور الدین بننے کی کوشش کریگا۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہم میں ان باتوں کی ابتک کمی ہے۔ ہم سب اپنے پہلے رشتہ داروں اور اہل خاندان کو چھوڑ آئے ہیں۔ اب ہمارے رشتہ دار احمدیوں کے

سوا کوئی نہیں۔ اس لئے ہم میں ایثار ہونا چاہیئے۔ اور غریب اور امیر کا سوال نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہماری ہمدردی کا اثر عام ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک احمدی ہمارا بھائی ہے اس کا کوئی رشتہ دار نہیں۔ مگر احمدی۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا۔ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔ اور ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ ہم اپنے چھوٹوں سے ہمدردی کریں اور جو ہم میں کسی وجہ سے قابل عزت ہیں۔ ان کی عزت کریں اگر ہماری یہ حالت نہیں۔ تو خدا کے وعدے تاخیر میں پڑ جائینگے۔

دیکھو بائبل کو غور سے پڑھو۔ اسمیں حضرت موسیٰ کو خدا نے کس طرح یقین دلایا ہے۔ اور اپنی ذات کی قسمیں کھا کھا کر یقین دلایا ہے۔ کہ ارض مقدس حضرت موسیٰ کو ان کی زندگی میں دیگا۔ مگر جو قوم حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی۔ اس نے شرارتیں کیں۔ اس لئے وہ وعدہ چالیس سال بعد پر جا پڑا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ فوت ہو گئے وہ لوگ مر گئے۔ جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے۔ آخر موسیٰ کے خادم یوشع بن نون کے ذریعہ وہ وعدہ پورا ہوا۔

تو خدا کے وعدے یقینی اور قطعی ہوتے ہیں۔ مگر ان میں لوگوں کی حالت کا دخل ہوتا ہے۔ اگر لوگ انعام پانے کے اہل ہوتے ہیں۔ تو انعام پاتے ہیں۔ ورنہ ان کو نہیں دیا جاتا۔ پس آپس میں ہمدردی کرو۔ محبت کرو ایثار سے کام لو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس کی راہ میں کوشش کریں۔ اور اس کے صفات کو اپنے اندر لیں۔ اور ہمدردی اور ایثار سے کام لیں۔ تاکہ ان وعدوں کو پورا ہوتا دیکھیں۔ جو ہم سے کئے گئے ہیں۔ اور جن کے متعلق خوف ہے۔ کہ اگر ہم ان انعامات کے اہل ثابت نہ ہوئے۔ تو وہ تاخیر میں پڑ جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر نیکی کی توفیق دے۔

آمین

---

# مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقیدہ

ہر شخص حق رکھتا ہے کہ اگر اسے اپنے سابقہ عقیدہ میں کوئی غلطی معلوم ہو۔ تو وہ اپنے عقیدہ میں تبدیلی کرلے۔ لیکن جو شخص تبدیلی عقیدہ کے باوجود کہتا جائے۔ کہ میں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ وہ اہل علم کی نظر میں اپنی بددیانتی کی وجہ سے بالکل گر جاتا ہے۔ ایسا شخص اپنی دورنگی چال کی وجہ سے چونکہ نہ ادھر ہوتا ہے نہ ادھر۔ اس لئے وہ اہل عقل کے نزدیک قطعاً عزت کے قابل نہیں ہوتا۔ اور مومن ایسے لوگوں سے بیزار ہوتے ہیں۔ اس کی ایک مثال مولوی محمد علی صاحب ایم اے بھی ہیں۔ مولوی صاحب ۱۲ سال کے قریب ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ بڑے زور و شور سے دنیا کو بتلاتے رہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نبی ہیں۔ پیغمبر ہیں۔ رسول ہیں۔ اور وہی عظیم الشان نبی آخر زمان ہیں۔ جن کے آنے کا وعدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ اور اس لمبے عرصہ میں کبھی ایک دفعہ بھی مولوی صاحب نے یہ نہ لکھا کہ حضرت مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ صرف محدث ہیں۔ لیکن آج وہی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں تو حضرت مرزا صاحب کو ہمیشہ سے محدث ہی مانتا رہا ہوں میں نے کبھی مرزا صاحب کو نبی نہیں مانا۔ کیونکہ نبوۃ ختم ہو چکی۔ حالانکہ نہ صرف مولوی صاحب بلکہ ان کے تمام کے تمام ساتھی متفقہ طور سے بڑے زور سے اعلان کر چکے ہیں کہ:-

**اعلان نمبر اول** "ہم خدا کو شاہد کرکے اعلان کرتے ہیں کہ ......... ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کیلئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ چھوڑ نہیں سکتے۔" (پیغام صلح جلد اول نمبر ۳۵ - ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

**اعلان نمبر دوم** "معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کا بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔"
(پیغام صلح جلد اول نمبر ۴۴ - مجریہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ان ہر دو اعلانوں میں خدا کو شاہد کرکے حضرت مسیح موعود کو نہ صرف نبی اور رسول ہی مانا ہے۔ بلکہ اس درجہ سے کم کرنے کو موجب سلب ایمان بھی قرار دیا ہے۔ اور دنیا کی نجات کو آپ کی تابعداری ہی میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور یہ اعلان پیغام صلح کے تمام متعلقین کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو ختم نبوت کے یہ معنے کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آج معلوم ہوئے ہیں یا کیا حدیث نبوی لا نبی بعدی کے معنی اسوقت معلوم نہیں تھے معلوم تھے۔ لیکن اسوقت مولوی محمد علی صاحب ان معنوں کو غلط قرار دیتے تھے۔ اور ختم نبوت کے صحیح معنے اس طرح بیان فرماتے تھے

This movement holds that the Holy Prophet is the seal of prophets and no other prophet can appear after him except one who is spiritually his disciple and who receives the gift of prophecy through him.

It is only a true Muslim who walks in the foot-steps of Holy Prophet that can become a prophet.

Page. 25, Ahmad, the Promised Messiah by Mohammad Ali, M. A

(ترجمہ)

**ختم نبوت کے صحیح معنے**

سلسلہ احمدیہ مانتا ہے کہ آنحضرت صلعم نبیوں کی مہر ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ سوا اس ایک کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے۔ اور انعام نبوۃ آپ کے ذریعہ سے پاتا ہے۔ یہ صرف ایک سچا مسلم ہی ہے جو نبی مقدس کی پیروی کرکے نبی بن سکتا ہے۔"

(رسالہ احمد مسیح موعود۔ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے)

**مسیح موعود نبی**

اب ہم بہت سی تحریروں میں سے صرف دو تحریرات درج ذیل کرتے ہیں۔ جن سے مولوی صاحب کا یہ عذر بھی ٹوٹ جائے گا کہ ہم تو مرزا صاحب کو صرف مجدد اور محدث ہی مانا کرتے تھے۔ دیکھئے کس صفائی سے فرماتے ہیں:-

"جو شخص تاریخ انبیاء پر نظر غائر ڈالیگا۔ وہ دیکھ لیگا کہ ہمیشہ سے یونہی تجدید دین ہوتی چلی آئی ہے۔ ہاں یہ کام ہمیشہ سے انبیاء کرتے چلے آئے ہیں ...... اس آخری زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو آخری زمانہ میں ظہور میں آنیوالی ہے۔ اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کریگا۔ اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔"

(ریویو آف ریلیجنز۔ جلد ۵ نمبر ۶ صفحہ ۲۱۲)

**حضرت مسیح موعود کی نبوت کے ثبوت میں مولوی محمد علی صاحب کا مباحثہ**

**مولوی محمد علی**

امتیازی نشان سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں وہ ہے۔ جس کو قرآن کریم نے اس بحث اور حجتی وعدے کے رنگ میں بیان کیا کہ "ان لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا"

**خواجہ غلام الثقلین**

(۱) شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کھائی ہے۔ کہ وہ سب کو گمراہ کریگا ...... شیطان اپنے اس خیال میں سچا ہو گیا ...... (۲) بنی اسرائیل کی عورتوں کو چھوڑ کر فرعون اور قوم فرعون ان کے بچوں کو قتل کر دیتی تھی ...... (۳) مسیح مصلوب ہوئے۔ اور یہود نے فتح حاصل کی ...... (۴) خلفاء اربعہ اور سبطین میں سے منجملہ چھ کے پانچ نفس دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔"

**مولوی محمد علی صاحب**

"بحث تو یہ تھی کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے۔ اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتا دیں۔ کہ ان پیش کردہ امور میں سے سوائے تیسرے کے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے باقی مدعی نبوت کون کون ہیں کیا شیطان مدعی نبوت ہے؟ کیا بنی اسرائیل کے شیر خوار لڑکے مدعی نبوت تھے؟ کیا خلفاء اربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے؟ اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق؟"

(ریویو آف ریلیجنز۔ جلد ۵ نمبر ۱۱)

(**نوٹ**) اوپر کے جوابوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود درحقیقت نبی ہیں نہ کہ صرف محدث۔ کیونکہ اوپر کے حوالہ میں تو خلفاء اربعہ کو غیر نبی قرار دیا گیا۔ حالانکہ ان میں سے حضرت عمر رضؓ یقیناً محدث ہیں اور ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عمر رضؓ سے بھی افضل ہیں۔ وہ بدرجہ اولیٰ محدث ہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب ان دونوں کو غیر نبی قرار دیتے ہیں۔ اور صرف حضرت عیسےٰ کو نبی مانتے ہیں۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کو جنہیں مدعی نبوت قرار دیا ہے۔ یقیناً مولوی محمد علی صاحب واقعی نبی اللہ مانتے تھے +

**آئینہ صداقت**

حضرت مسیح موعود کی وفات پر جب مخالفین نے اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کی۔ تو ان کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین اعظم کے منشاء کے مطابق ایک چھوٹا ٹریکٹ بنام آئینہ صداقت چھاپ کر دوستوں اور دشمنوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس میں صفحہ ۶۲-۶۳ پر مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"پہلے زمانہ میں جب کوئی نبی آتا تھا۔ تو کم از کم لوگ اس امر کے تو قائل ہوتے تھے۔ کہ اس وقت نبی آسکتا ہے۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے ایسے وقت میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ جبکہ مسلمان اپنے مذہبی اصول میں سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ عیسائی لوگ بھی قائل نہیں۔ کہ نبی آسکتا ہے۔ آریوں نے تو نبی چھوڑ الہام کا دروازہ ہی بند کر رکھا ہے ...... ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب نے چار لاکھ سے اپنی نبوت کا اقرار کرا لیا صلے اللہ علیہ و بارک وسلم کیا اس کامیابی کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے؟"

اس رسالہ پر مولوی محمد علی صاحب نے مندرجہ ذیل الفاظ میں تصدیق کی +

**مولوی محمد علی صاحب کی تصدیق۔**

"آپ کا مختصر مگر جامع رسالہ ابھی وقت مجھے پہنچا۔ اور اسی وقت میں نے اسکو اول سے آخر تک پڑھا۔ خیر الکلام ما قل و دل کا سچا مصداق ہے ...... اسقدر مدلل اور سیر کن بحث اسمیں ہے کہ کوئی پہلو باقی نہیں رہ جاتا اور پڑھنے والا بشرطیکہ وہ حق طلبی دل میں رکھتا ہو۔ اور منہاج نبوت سے اس سلسلہ کو دیکھے۔ اسکی صداقت کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آئینہ صداقت لفظی معنوں میں بھی آئینہ صداقت ہے۔ خدا اسکو بہتوں کی بہتری اور ہدایت کا موجب کرے۔ والسلام"

(خاکسار محمد علی ۸۔ جولائی ۱۹۰۸ء (بدر ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء)

کس قدر افسوس ہے کہ اب مولوی صاحب آئینہ صداقت سے بھی منہ پھیر رہے ہیں۔ جس کی وجہ محض غیر احمدیوں کو خوش کرنا ہے کیونکہ ہمیں بابو عبد الرحمٰن صاحب نے جو مولوی صاحب کے مخلصین میں سے ہیں۔ بتایا ہے کہ مولوی صاحب محدثیت سے بڑھکر نبوت مسیح موعود کے قائل ہیں۔ لیکن مسئلہ کفر و اسلام کی وجہ سے وہ نبوت سے منکر ہیں۔ مگر یہ بھی ان کی دورنگی چال ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا ؎ سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

نوٹ:- مذکورہ بالا مضمون ٹریکٹ کی صورت میں الگ چھپا گیا ہے۔ احباب دو روپیہ سیکڑہ کے حساب سے ذیل کے پتہ سے منگوا کر غیر احمدیوں میں تقسیم کریں:-

(خاکسار منشی برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ) +

# یورپ میں اشاعت اسلام

مسٹر محمد احمد ساگر چند صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کا وہ لیکچر جو انہوں نے ۱۱ ستمبر ۱۹۳۰ء کو بمقام شملہ روٹ ہال میں دیا +

مجھے ہمیشہ مذاہب کے مطالعہ کا شوق رہا ہے ۔ میرے مطالعہ سے مجھے پتہ لگا کہ قریباً ہر مذہب میں کم و بیش سچائی پائی جاتی ہے ۔ لیکن کوئی مذہب سوائے احمدیہ اسلام کے زندہ خدا کی نشانیاں نہیں دکھلاتا ۔ پس میں نے احمدیہ اسلام اختیار کر لیا ۔ باقی تمام مذاہب اب اپنی اصلی حالت میں نہیں رہے ۔ ان میں بہت کچھ بعد میں مل ملا گیا ہے ۔ مگر اسلام خدا کے فضل سے وہی قرآن آج پیش کرتا ہے ۔ جو تیرہ سو سال ہوئے اُترا تھا ۔ فرض کرو میرے پاس ایک گرد آلودہ دودھ کا پیالہ ہے ۔ اگر کوئی شخص اسکی بجائے مجھے تازے اور صاف شفاف دودھ کا پیالہ پیش کرے ۔ تو مجھے اس کے لینے میں کیا عذر ہو سکتا ہے ۔ پس آپ صاحبان کو پاک اسلام لینے میں کچھ اعتراض نہیں ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ اگرچہ سچائیاں تو آپ کے مذاہب میں بھی ہیں ۔ مگر ان کے ساتھ بہت کچھ بعد ازاں مل ملا گیا ہے جس سے وہ اس قدر قابل اعتبار نہیں رہے جیسے پہلے تھے

اسلام بتدریج وحشی کو مہذب اور مہذب کو روحانی انسان بناتا ہے ۔ پس ہر قوم کے لئے مفید ہے ۔ اسلام انسان کی سب ضروریات کو پورا کرتا ہے ۔ پالیٹکس میں اسلام کی وہی تعلیم ہے ۔ جو آجکل نہایت اعلیٰ شخصوں کی ۔ اسلام مساوات اور آزادی کو قائم کرتا ہے ۔ اور چونکہ دنیا کی تقسیم قوموں میں نہیں کرتا ۔ بلکہ مذاہب میں کرتا ہے ۔ اور پھر یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ سب مذاہب میں خوبیاں ہیں ۔ اس لئے امن کی بنیاد رکھتا ہے اور جنگ کی بیخ کنی کرتا ہے ۔ اور سوشل زندگی کی ضروری باتوں میں ہدایت دیکر باقی باریکیوں Details میں آزاد چھوڑتا ہے ۔ مثلاً پوشاک کی بابت کہتا ہے کہ چار باتوں کا خیال رکھو کہ (۱) تمہاری پوشاک صحت کے لئے مفید ہو ۔ یعنی موسم کے تغیر و تبدل سے تمہیں بچائے (۲) تمہاری پوشاک بدن کے خاص حصوں کو ڈھانپ کر تمہاری حیا کو قائم رکھے ۔ اور ملک میں بد اخلاقی نہ پھیلنے دے ۔ (۳) اسپر تمہاری استطاعت سے بڑھکر نہ خرچ ہو (۴) اور پھر خوبصورت ہو ۔ ان چاروں باتوں کا خیال رکھ کر پھر اپنے دل کے رجحان کے مطابق کر دیعنی اپنے [illegible] کو قربان کرنے کی ضرورت نہیں ۔ مگر لباس کا اصلی مقصد فوت نہ ہو ۔ ہدایت کی ہدایت اور آزادی کی آزادی ۔ برخلاف اس کے چونکہ ان معاملات میں عیسائی مذہب ہدایت نہیں دیتا ۔ بعض یورپ کی عورتیں ایسے لباس پہنتی ہیں ۔ جو نہ تو انکو موسم کے تغیر و تبدل سے بچا سکتے ہیں نہ خوبصورت ہوتے ہیں ۔ نہ حیا کو قائم رکھتے ہیں ۔ اور جن پر ان کے خاوندوں کا اتنا خرچ ہوتا ہے کہ وہ الامان پکار اٹھتے ہیں ۔

دراصل یورپ نے نادانستہ ایک بڑی حد تک اسلام پر عمل کر کے ترقی کر لی ۔ اور ہم نے نادانستہ عیسائیت پر عمل کر کے تنزل پایا ۔ اسلام کہتا ہے ۔ تجارت کرو ۔ یورپ تجارت کر کے مالا مال ہو گیا ۔ اسلام کہتا ہے ۔ صفائی اختیار کرو ۔ یورپ صفائی اختیار کر کے پلیگ اور بہت سی وباؤں سے بچا رہتا ہے ۔ اسلام کہتا ہے ۔ سچ بولو ۔ یورپ ذاتی معاملات میں ہمیشہ سچ بولتا ہے ۔ یورپین کی گواہی سب علی العموم مان لیتی ہیں ۔ اسلام کہتا ہے ۔ انصاف کرو ۔ یورپ کے ہر ملک میں لوگ انصاف سے کام لیتے ہیں ۔ اسلام کہتا ہے باہمی اتفاق سے رہو ۔ مغرب میں لوگ اپنے اپنے ملکوں میں اتفاق سے رہتے ہیں ۔ پس انکو کوئی فتح نہیں کر سکتا ۔ اسلام کہتا ہے ۔ علم حاصل کرو ۔ علم کی تحصیل میں چین کے کنارے تک پہنچ جاؤ ۔ حکمت تمہاری گمشدہ چیز ہے جہاں دیکھو ۔ لیلو ۔ یورپ علم حاصل کر کے بہت فائدہ اٹھا رہا ہے ۔ آئے دن ایجادیں کرتا ہے اور انسانی آرام کے سامانوں میں زیادتی ہوتی جاتی ہے ۔ اسلام کہتا ہے سفر کرو تاکہ تجربہ حاصل ہو ۔ حج کی ایک غرض یہی تھی ۔ یورپ کے لوگ خوب ساری دنیا کی سیر کرتے ہیں ۔ کنوئیں کے مینڈک کی طرح گھر میں بیٹھے بیٹھے باتیں نہیں بناتے ۔ اسلام کہتا ہے ۔ بہادر بنو سوائے خدا کے کسی سے مت ڈرو ۔ یورپ اپنے بچوں کو بہادری کی تعلیم دیتا ہے ۔ برخلاف اس کے تمام نام نہاد مسلمان قوم اور مولویوں کے ڈر کے مارے حضرت مسیح موعود کو ماننے سے گھبراتے ہیں ۔ اسلام کہتا ہے ایک دوسرے سے ہمدردی کرو یتیموں کو پالو ۔ نام نہاد مسلمان اپنے یتیموں سے ہمدردی نہیں کرتے ۔ یورپ یتیموں سے بہت ہمدردی کرتا ہے ۔ یورپین مشنری ہمارے ملک میں آکر قحط کے زمانہ میں یتیموں کو خرید لیتے ہیں ۔ اور ہمدردی سے انکو پالتے ہیں اور تعلیم دیتے ہیں ۔ جس سے وہ بڑے ہو کر عیسائی ہو جاتے ہیں ۔ اور عیسائیوں کی تعداد بڑھاتے ہیں ۔ اسلام کہتا ہے کہ سب مسلم بھائی بھائی ہیں ۔ اور مساوات قائم کرتا ہے ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بطور فاتح یروشلم کو روانہ ہوئے تو اپنے نوکر سے کہا ۔ اونٹ تھک گیا ہے ۔ ہم باری باری سوار ہونگے ۔ جانوروں اور غلاموں کے حقوق کے خیال کی ایسی شاندار مثال دنیا کی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی ۔ اور اب یورپ ایک حد تک اسپر عمل کر کے فائدہ اٹھا رہا ہے ۔

چونکہ یورپ اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرتا ہے ۔ جو دنیوی امور سے متعلق ہے ۔ اسلئے اسکو خدا نے دنیاوی کامیابی دے رکھی ہے ۔ اب احمدیت کی تبلیغ کے ذریعہ یورپ اسلام کی روحانی تعلیم کو بھی اختیار کرتا جاتا ہے ۔ پس یورپ چند سال میں انشاء اللہ روحانیت میں بھی کمال حاصل کریگا ۔ عیسائیت کی تعلیم ترقی کو روکتی ہے ۔ اور ترغیب دیتی ہے کہ دنیا کے بکھیڑوں کو انسان چھوڑ کر راہب بنکر سادھوؤں کی طرح رہے ۔ مگر یورپ کے لوگ اسپر عمل نہیں کرتے ۔ جب تک یورپ عیسائیت پر عمل کرتا رہا ۔ اسوقت کا نام مسیحی مورخوں نے تاریکی کا زمانہ dark ages رکھا ہے ۔ اور جب سے عیسائیت کو یورپ نے چھوڑا ۔ اسکا نام تہذیب کا زمانہ ہے ۔ برخلاف اسکے جب تک مسلمان اسلام پر قائم رہے ۔ اس زمانہ کو ساری دنیا کے مورخ اسلام کی روشنی کا زمانہ کہتے ہیں ۔ اور جب مسلمانوں نے اسلام سے غفلت کرنی شروع کی ۔ اسکو اسلام کی تاریکی کا زمانہ کہتے ہیں ۔ پس دنیا اسلام پر ہی عمل کر کے ترقی کر سکتی ہے ۔ شکر ہے کہ جس عیسائیت کی قیامت کا عیسائی انتظار کرتے رہے کہ حضرت عیسیٰ آئینگے ۔ وہ عیسائیت کی قیامت اب آگئی اور حضرت مسیح موعود نے پھر اسلام میں نئی جان ڈالدی ۔ خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اب بھی آنکھیں کھولیں اور کچھ سوچ اور بچار کرنا سیکھیں ۔ کیونکہ جانوروں اور انسانوں میں یہی بڑا فرق ہے کہ جانور instinct یعنی اپنی قدرتی خصلت کے موافق عمل کرتے ہیں ۔ مگر انسان سوچ سمجھ سے کام لے سکتا ہے ۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار

بعض انجان ایشیا کے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ یورپ شراب پیتا ہے ۔ زنا کرتا ہے تو سمجھتے ہیں کہ چونکہ یورپ ایسا کرتا ہے ۔ اسلئے شراب اور زنا اور جوا کھیلنا وغیرہ برے کام نہیں ہیں ۔ لیکن جو لوگ میری طرح مدت تک یورپ میں رہ چکے ہیں ۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ یورپ کی ترقی اسلام پر چلنے سے ہوئی نہ کہ ان گناہوں سے ۔ ان گناہوں سے تو یورپ کو بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ شراب سے بہت سے لوگ پاگل ہو جاتے ہیں یا انکی اولاد خراب پیدا ہوتی ہے یا شراب کے نشہ میں جرم کر کے پھانسی پاتے ہیں یا قید کی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ زنا سے یورپ میں لاکھوں انسان آتشک سے دوزخ میں اور دنیا میں جلتے ہیں ۔ جوا بازی نے وہاں ہزاروں گھرانے برباد کر دیئے اور ہر سال کر دیتی ہے ۔ پس بجائے اسکے کہ ہم یورپ کے گناہوں کی پیروی کریں ہمیں چاہیئے کہ خود بھی اسلام پر عمل کریں اور یورپ کو بھی اسلام سکھا دیں تاکہ وہی یورپ کی قومیں جو ہلاکو خان کی طرح اسلام کو برباد کرنا چاہتی ہیں ۔ ہلاکو خان کی

(اشتہارات)
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا -

### سرمہ ممیرا او ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے - جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے - میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا - کہ یہ وہ چیز ہے - جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں - میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا اور خدا کا شکر ہے - کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا - اور میں نے بھی نفع اٹھایا - الحمد للہ علیٰ ذالک -

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے - اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کا تجویز کردہ ہے - جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں - وہ اس سرمہ کا استعمال کریں - حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا - کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ ممیرا قسم اول ۲؎ فی تولہ - اصلی ممیرا ۸؎ فی تولہ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں - ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے - خصوصاً طلباء کیلئے

### ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے - جس کی عبارت یہ ہے - مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول و سیلان منی - دیوست و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں - قیمت قسم اول ۸؎ فی تولہ

المشتہر
احمد نور کابلی تاجر مہاجر - قادیان ضلع گورداسپور

---

## غیر احمدیوں کے خلاف جہاد

ہم لوگوں پر فرض ہے - کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کو غیر احمدیوں تک پہنچاویں - ورنہ صحابہ کا مثیل بننا محال - کتاب (مسیح موعود و علماء زمانہ) سے ہزار ہا لوگوں پر اتمام حجت ہوئی - معمولی اردو خواں دوستوں نے اس کے ذریعے غیر احمدی مولویوں پر فتح پائی - اور قرآن حدیث کے حوالوں سے ان کو شرمندہ کیا - غیر احمدیوں کے قریباً تمام اعتراضوں کو نمبروار توڑا گیا ہے - قیمت ہر سہ حصہ ۱۵ -

### عیسائیوں اور آریوں پر فتح پانا

کتاب ضرورت زمانہ میں عیسائیوں اور آریوں کے یکصد اعتراضوں کو بطور سوال و جواب لکھا ہے - اردو آسان - سکولوں اور کالجوں کے طلباء کیلئے اس کا مطالعہ از بس ضروری ورنہ اکثر لا مذہب اور مادر پدر آزاد ہو جاتے ہیں - اس کے ذریعہ اولاد پر اسلامی رنگ چڑھتا ہے - قیمت ۱۲ -

**تعلیم الاسلام** - یہ کتاب آریوں اور دھرم پال کی کتابوں کے جواب میں بے نظیر ہے - قیمت ۸ ر

**محمد رسول اللہ** - اس رسالہ میں عیسائی مذہب کی حقیقت اور کفارہ اور تثلیث کا رد اور توریت انجیل سے آنحضرتؐ کی نبوت کا ثبوت درج ہے - قیمت ۳ ر

**انگریزی چٹھی لکھنے** کی ترکیب مع ترکیب رسالہ انگریزی **اور بات چیت** مع ترجمہ میں درج ہے - جو سلف سٹڈی کرنیوالوں کو از حد مفید ہے - قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر -

مذکورہ بالا کتب ماسٹر عبدالرحمٰن - بی - اے - قادیان سے مل سکتی ہیں

---

## دعا کی التجاء

میں باادب تمام جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتا ہوا عرض پرداز ہوں - کہ میں سات ماہ سے لگاتار ایک عظیم الشان ابتلاء میں مبتلا ہوں - مجھ مصیبت زدہ کیلئے میرے دوست ضرور بری ورد دل اور حضور قلب کے ساتھ دعا فرماوینگے - تا اللہ تبارک تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اس بندہ مسکین او رعبد ذلیل کو مسیح موعودؑ کی غلامی کے طفیل اپنی بارگاہ عزت و جلال کرسات فرما کر عزت کے ساتھ اس مقدمہ سے رہائی بخشے - آمین ثم آمین - فقط

خاکسار - (مستغیث) مشتاق احمد - کلرک دفتر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل - ہیڈ آفس ۱۲۳

---

## تبلیغی ٹریکٹ ۱/۲۲

(۱) احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے فی ا ر عمہ ر کے ۔۔ نسخہ
(۲) وفات مسیح پر آیات قرآنی فی ۲ ر عمہ ر کے ۳۲ نسخے
(۳) وفات مسیح ناصری فی ا ر عمہ ر کے ۲۰ نسخے
(۴) نظم چولا نانک صاحب فی ۲ ر عمہ ر کے ۲۵ نسخے
(۵) مخمس بر وفات مسیح علیہ السلام فی ۲ ر عمہ ر کے ۵۰ نسخے
(۶) نظمیں براہین پنجم ہر دو نظمیں فی ا ر عمہ ر کے ۳۰ نسخے
(۷) مجموعہ آمین مکمل فی ۲ ر عمہ ر کے ۲۵ نسخے
(۸) تبلیغی کارڈ دس قسم کے ۲ ر درجن عمہ ر فی سینکڑہ
(۹) تبلیغی منظوم قطعات فی قطعہ ۲ ر ۸ ر فی سٹ
(۱۰) خصوصیات اسلام فی رسالہ ۲ ر عمہ ر کے ۱۰ نسخے
(۱۱) کاس راج ایل ای - پنجابی فی رسالہ ر عمہ ر کے ۱۶ نسخے
(۱۲) اظہار الحق - پنجابی فی رسالہ ر عمہ ر کے ۱۶ نسخے
(۱۳) نماز مترجم دوسرا ایڈیشن فی ۱ ر عمہ ر کی ۱۲ کاپیاں

دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیاں سے طلب کرو

---

## کشمیری مال منگوانے کا سہل طریق

میں اپنے احمدی بھائی و دیگر خواہشمند لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ کشمیری مال ہر قسم میری معرفت منگا سکتے ہیں - انشاء اللہ نہایت کم کمیشن پر مال روانہ کیا جاویگا - دس فی صدی روپیہ ہمراہ آرڈر آنا ضروری ہے -

## اصلی ست سلاجیت (مومیائی)

### قیمت رعایتی

فی تولہ ۹ ر - فی پانچ تولہ ۲؎ - فی بتیس تولہ ۱۲؎
فی اسی تولہ - ۳۰؎

جو صاحب خود تیار کرنا چاہتے ہیں - میرے پاس کچا بھی موجود ہے - فی سیر ایک روپیہ - محصول ڈاک و خرچ پارسل علاوہ ہوگا

زعفران - اصلی کشمیری فی تولہ ۲؎

محمد اسمٰعیل احمدی جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
زینہ کدل - سرینگر

# ہندوستان کی خبریں

**مسٹر جان محمد سندھی کی واپسی** پشاور ۲۸ - ستمبر آج جان محمد صاحب جونیجو مہاجر سندھ جو سالار قافلہ سندھ کابل سے واپس ہو کر پشاور پہنچ گئے ہیں +

(الفضل) یہ وہی صاحب ہیں۔ جو سپیشل ٹرین لے کر گئے تھے۔ اور جنہیں لاہور کے بادامی باغ سٹیشن پر مسٹر ظفر علی اور مولوی ثناء اللہ نے الوداعی ایڈریس دیئے تھے +

**وزیر ہند کی کونسل کا ممبر بننے سے انکار** اخبار ڈیموکریٹ کا بیان ہے۔ کہ آنریبل مسٹر چنتامنی ایڈیٹر اخبار لیڈر الہ آباد کو وزیر ہند کی کونسل کی ممبری پیش کی گئی ہے۔ مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے +

**ڈپٹی کمشنر کھیری کے قاتلوں کو سزا** الہ آباد ۲۹ ستمبر۔ کھیری کے قتل کے دو ملزموں کو عدالت سیشن سے پھانسی کی سزا مل گئی ہے۔

**مسٹر ظفر علی پر مقدمہ بغاوت** ۲۷ - ستمبر کو مسٹر ظفر علی کا مقدمہ پیش ہوا۔ ملزم کی طرف سے کوئی وکیل نہ تھا۔ چند گواہوں کی گواہی ہوئی جس میں استغاثہ کی طرف سے جس قدر الزامات لگائے گئے ہیں ان کی تصدیق پائی گئی۔ ملزم نے گواہوں پر جرح کرنے سے انکار کر دیا - ۲۸ - ۲۹ - کو بھی گواہیاں ہوئیں - پیر مہر علی گولڑوی گواہی دینے کے لئے نہ آئے - البتہ آنریبل ملک محمد امین صاحب کی شہادت ہوئی - زمیندار نے مقدمہ کی کاروائی لکھتے ہوئے بیان کیا ہے۔ کہ جب ملک صاحب گواہی دے کر باہر نکلے۔ تو عوام نے ان پر لعنت لعنت کے آوازے کسے۔ جس کے لئے انہیں عدالت سے معافی مانگنی پڑی - اور ملک صاحب اپنی موٹر میں سوار ہونے لگے - تو بیگ "مسن رسیدہ جنگ" نے انہیں کہا - کہ تم یزید کے بیٹے ہو - معلوم نہیں اگر گولڑوی صاحب آجاتے - تو ان کی کس قدر تواضع کی جاتی -

استغاثہ کی شہادت ختم ہونے پر مسٹر ظفر علی نے استدعا کی - کہ مجھے اپنا تحریری بیان پڑھ کر سنانے کی اجازت دی جائے - مجسٹریٹ نے پہلے خود وہ بیان پڑھا اور انکو سنانے کی اجازت دی - سرکاری وکیل کی تقریر کے بعد فرد جرم لگا دیا گیا اور عنقریب فیصلہ سنایا جائیگا۔

**پانی پت کے کارکن خلافت کا اخراج** پانی پت ۲۹ ستمبر مولوی لطف اللہ عثمانی اور صوفی محمد اقبال انصاری پانی پت میں زیر حراست کر لئے گئے۔ اور کسی اور جگہ لے جائے گئے -

**بمبئی میں ہڑتالوں کا زور** بمبئی ۲۸ ستمبر - تمام ہڑتالیں زوروں پر ہیں - تصفیہ کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے +

**مسلم آوٹ لک کا داخلہ بند** اخبار مسلم آوٹ لک جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے - اس کا داخلہ ہندوستان میں بند کر دیا گیا ہے +

**محصول جنگی میں تخفیف** گورنر جنرل باجلاس کونسل نے چھاپے کی بعض مشینوں اور سامان طباعت کے درآمد پر محصول جنگی صرف ۲½ فیصدی رہنے دیا ہے +

**مولوی ظفر الملک کی گرفتاری** مولوی ظفر الملک ایڈیٹر الناظر لکھنؤ کو گرفتار کر لیا ہے - اور ان پر بھی مقدمہ چلایا جائیگا - ضمانت نامنظور ہوئی - اور ملزم جیلخانہ میں رکھا گیا ہے -

**گورنمنٹ کالج لدہانہ** حکومت پنجاب لودیانہ میں گورنمنٹ کالج کی عمارت کے لیئے واٹر ورکس کے قریب ۵ ایکٹر زمین لینے والی ہے +

**فوج میں کرپان کی اجازت** محکمہ فوج نے وردی کے ساتھ سکھ سپاہیوں کو کرپان لگانے کی اجازت دے دی ہے +

**شیعوں کو بائیکاٹ** امسال لاہور میں اہل سنت نے شیعوں سے ترک موالات کا رویہ اختیار کر لیا ہے - اس بنا پر کہ مسئلہ خلافت میں انہوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا - جہاں جہاں سے گھوڑا گذرا لوگ دکانیں بند کر کے چلے گئے -

**کرنل فرینک جانسن اور ریاست کشمیر** اخبار بندے ماترم کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے - کہ مہاراجہ جموں و کشمیر نے قلمرو کشمیر میں کرنل فرینک جانسن اور اس کے ساتھیوں کو مٹی کے تیل کا ٹھیکہ دینا جو منظور کیا تھا - اس کو مہاراجہ صاحب نے ریاست کی رعایا کے فوائد اور ہندی کو نیز اہل پنجاب کے احساسات کو مد نظر رکھ کر منسوخ کر دیا ہے -

**ریاست اندور کے متعلق افسوسناک بیان** تقریباً ایک سال سے وہاں عورتوں کی عصمت غیر محفوظ ہو گئی ہے ۸ ستمبر کے بمبئی کرانیکل میں ایک اندوری نے اس راز کو طشت از بام کیا ہے۔ کہتے ہیں - کہ اب تک ۲۰ کے قریب خوبصورت لڑکیاں اور جوان عورتیں رات کو اڑا لی گئی ہیں اور ان کی عصمت دری کر کے صبح کو ان کے گھروں کے پاس چھوڑ دیا گیا +

**سبکدوش شدہ فوجی افسروں کی طلبی** شملہ ۲۵ - ستمبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سبکدوش شدہ فوجی افسر جو ہندوستان میں رہتے ہیں - ان میں سے بعض کو عراق عرب میں خدمات انجام دینے کیلئے دوبارہ طلب کرنے کی تجویز کی گئی ہے +

**جج کی جیب سے چوری** کلکتہ ۲۷ - ستمبر سر جان ووڈ روف جج ہائی کورٹ کلکتہ جب ہوڑہ سٹیشن پر ٹکٹ خرید رہے تھے - تو ان کی جیب میں سے کسی نے بٹوا اڑا لیا +

**راولپنڈی میں فوجی نمائش** پائونیر کو معلوم ہوا ہے - کہ ڈیوک آف کناٹ کی آمد پر راولپنڈی میں اس موقعہ کی شان کے مطابق ایک فوجی نمائش ہو گی +

**مسٹر شادی لال صاحب کی ولایت سے واپسی** رائے بہادر مسٹر شادی لال صاحب چیف جج لاہور ہائی کورٹ انگلستان سے واپس تشریف لے آئے ہیں +

**آل انڈیا علماء کانفرنس** دہلی ۲۹ - ستمبر آل انڈیا علما کانفرنس کا آئندہ اجلاس ۱۹ نومبر کو زیر صدارت مولوی محمود الحسن صاحب دہلی میں منعقد ہو گا - استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے جس کے صدر حکیم اجمل خاں صاحب منتخب ہوئے ہیں +

**مسٹر ڈی ویرا کی تقریر ضبط** کلکتہ ۳۰ - ستمبر گورنر بنگال نے ہندوستان اور آئرلینڈ نامی ایک کتاب اور اسی مضمون کے متعلق مسٹر ڈی ویرا پریذیڈنٹ جمہوری

# ممالکِ غیر کی خبریں

## شورش آئرلینڈ

**پولیس اور مسلح اشخاص کی جھڑپ** لنڈن - ۲۳ ستمبر - کاونٹی کلیر میں ایک اضطراب انگیز لڑائی ہوئی جس میں ۵ - اشخاص ہلاک ہوئے کثیر التعداد مسلح اشخاص نے گھات سے ایک لاری پر چھاپہ مارا جس میں کانسٹیبل سوار تھے - چار سپاہی جان سے مارے گئے - ایک سخت مجروح ہوا - فوج مدد کیلئے لپک کر گئی - اور حملہ آوروں سے جا بھڑی - مگر اسے سخت نقصان جان اٹھانا پڑا - ایک سپاہی مارا گیا - اور متعدد سپاہی مجروح ہوئے -

**ایک تاریخی عمارت جلا دیگئی** لنڈن - ۲۳ ستمبر - کیسل میری جو ضلع کارک میں واقع اور ایک نہایت خوشنما قلعہ ہے - اور تیرھویں صدی کی یادگار ہے - ۱۹ ستمبر کو کلیۃً جلا دیا گیا - نقصان کا اندازہ ۵۰ ہزار پونڈ کیا جاتا ہے ❊

**میکسوینی کی حالت** لنڈن - ۲۴ ستمبر - مسٹر میکسوینی کے رشتہ دار کہتے ہیں - کہ وہ تا حال فاقہ کش ہے - اور ہرگز کوئی خوراک نہیں کھاتا - جو کچھ خیال کیا گیا ہے - کہ اسکو غذا دی جا رہی ہے - اس لئے رشتہ داروں نے کہا - کہ اب وہ اس کے متعلق کوئی اطلاع شایع نہ کرینگے -

لنڈن - ۲۰ ستمبر - میکسوینی کے پاس اس کی خبرگیری کے لئے اس کا کوئی رشتہ دار یا کوئی اور شخص رہا کرتا تھا - مگر اب یہ رعایت ہٹا لی گئی ہے - اور میکسوینی کو کسی اور جگہ بھیجدیا گیا ہے - جہاں اس کی بڑی احتیاط سے نگرانی کی جائیگی ❊

**ایک میجر پر قاتلانہ حملہ** لنڈن - ۲۵ ستمبر - سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ میجر جنرل مسٹر کلینڈ کو کارک میں گولی سے مارنے کی کوشش کی گئی جو ناکام رہی - کیونکہ میجر صاحب نے گولی کا جواب گولی سے دیا - جو موثر ہوا -

**سرکاری رقم پر ڈاکہ** لنڈن ۲۴ ستمبر - ڈبلن کے محکمہ ڈاک کے عملے کی تنخواہ جس کی مقدار کئی ہزار پونڈ تھی - گذشتہ شب پارسل آفس سے چوری ہوگئی - دو مسلح اشخاص پستولوں کے چوکیدار گرد ہو گئے - اور اُسے ایک کوٹھڑی میں مقفل کر کے نقدی لے گئے -

## عراق عرب

ہمارا ایک ہوائی جہاز جو دفاعی جہاز "گرین فلائی" پر سامان رسد گرا رہا تھا - گولہ کا نشانہ بن گیا ہے - اور ہواباز عربوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے ہیں - "گرین فلائی" دریائے فرات میں سماوا کے نیچے کی طرف خشکی پر چڑھا ہوا ہے کیونکہ سے عورتوں اور بچوں کی پہلی ٹرین خیریت سے بغداد پہنچ گئی ہے ❊

**دلتواہ پر گولہ باری** ہمارا ایک دستہ فوج جو ۲۳ ستمبر کو حلہ کی طرف واپس آ رہا تھا کثیر التعداد باغیوں سے مصروف پیکار ہوا - ہمارا کچھ نقصان جان نہ ہوا - علاقہ دیالہ میں ہم نے دلتواہ پر ۲۴ ستمبر کی صبح کو تھوڑی سی گولہ باری کے بعد بلا مزاحمت قبضہ کر لیا - اس میں ہوائی جہازوں نے بھی مدد دی -

اربیل - کرکوک - دلائم کی حالت روبہ اصلاح ہے -

## متفرق خبریں

**فرید پاشا وزیر اعظم ٹرکی رہیگا** ٹائمز کے نام قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ خطرہ وزارت ختم ہو گیا - داماد فرید پاشا بدستور وزیر اعظم رہیگا

**یورپ میں بارش سے تباہی** لنڈن ۲۷ ستمبر - کثرت باراں کی وجہ سے طغیانی نے فرانس سوئٹزرلینڈ اور اٹلی کے شمال میں بہت بڑی تباہی پھیلا دی ہے - کارخانوں کو بہت نقصان پہنچا ہے - مکان گر گئے اور مویشی ضائع ہو گئے ہیں ❊

**لنڈن میں ہوائی جہازوں کی تباہی** لنڈن ۲۵ ستمبر - دوگنگ کے مارٹن سائڈ ہوائی جہازوں کے کارخانہ میں آج آگ لگ گئی - ۱۲۷ ہوائی جہاز جل چکے ہیں اور آگ ابھی فرو نہیں ہوئی -

**مسٹر مانٹیگو کا مدمقابل** لنڈن - ۲۶ ستمبر - کیمبرج شائر کی مزدوری پیشہ جماعت نے اگلے انتخاب کے لئے مسٹر مانٹیگو کے مقابلہ میں سر جارج فورڈہم کو کھڑا کرنے کا ارادہ کیا ہے ❊

**جرمنی میں ٹیگور کا داخلہ بند** برلن ۲۴ ستمبر - رابندر ناتھ ٹیگور کو ہمبرگ میں تقریر کرنے کے لئے جرمنی میں داخلہ کی ممانعت کر دیگئی ہے -

**مفتی ایڈریانوپل کا اعلان** مفتی ایڈریانوپل نے مسلمانان ہندوستان کے نام ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے - کہ تھریس کے تمام باشندے نہایت محفوظ حالت میں ہیں - اور اپنا کار و بار کر رہے ہیں ❊

**حلب کی خود مختاری** پیرس - ۱۸ ستمبر - بیروت کا ایک پیغام راوی ہے کہ حلب میں ایک شاندار تقریب تھی - جبکہ جنرل گورو نے فرانسیسیوں کی زیر نگرانی صوبہ کی خود مختاری کا اعلان کیا - اس نے بیان کیا کہ فرانسیسی امن قائم رکھینگے - اور ملک کو خوشحال بنانے کی کوشش کرینگے ❊

**ہندوستان اور جرمنی کے درمیان جہازی لائن** برلن کا اخبار ڈوئشے زائیٹنگ لکھتا ہے کہ لنڈن سے بمبئی کے ایک دولتمند سوداگر مسٹر جیون جی برلن آ گئے - انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں یہ خواہش ظاہر کی - کہ کسی جرمن کمپنی کی مدد سے ہندوستان اور جرمنی کے درمیان جہازی لائن قائم ہو جائے -

**اٹلی میں کیا ہو رہا ہے** روما - ۲۶ ستمبر - میلان کا تار ہے کہ روما میں ۲۸ کارخانوں نے مزدوروں اور مالکوں کے معاہدہ کو منظور کر لینے کے حق میں رائے دی ہے - اور تین نے خلاف - جینوا - فلارنس اور انکونا میں بھی زیادہ تر کارخانوں نے اس معاہدہ کو منظور کر لینے کے حق میں رائے دی ہے میلان میں مزدوروں نے ٹائر فیکٹری اور کپڑے کے کئی کارخانوں کو خالی کر دیا ہے ❊

**جرمنی کی تجارتی بحالی** لنڈن - ۲۶ ستمبر - ریوٹر کے نامہ نگار مقیم برلن کے بھیجے ہوئے سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی تجارت حیرت انگیز طور پر بحال ہو رہی ہے - اب اسکی تجارت برآمد تجارت درآمد سے بڑھ گئی ہے ❊

**جرمنی میں پیداوار بڑھانے کی کوشش** لنڈن ۲۴ ستمبر - انجمن ضروریات کی پیداوار کو بڑھانے [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)